20406-دف بجانے کے جواز کے مقامات

سوال

میرا سوال دف کے متعلق ہے، میرے خیال کے مطابق یہ واحد موسیقی کا آلہ ہے جو حلال ہے، اور مسلمان اسے استعمال کرسکتے ہیں، میں نے کچھ ایام قبل میں نے پڑھا ہے کہ اس کے استعمال کے لیے کچھ حدود وقیود بھی ہیں مثلا :
صرف اسے عورتیں ہی بجا سکتی ہیں، اور صرف عید اور خوشی شادی بیاہ کے موقع پر ہی بجایا جاسکتا ہے، اس کے علاوہ حرام ہے، جہاں میں نے یہ کلام پڑھی ہے اس میں اس کی کوئی دلیل بیان نہیں کی گئی، توکیا یہ ممنوعات صحیح ہیں، اور کیا اس کے علاوہ بھی کوئی ممنوعہ جگہ پائی جاتی ہے ؟

پسندیدہ جواب

اول :

امام بخاری رحمہ اللہ نے صحیح بخاری میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان روایت کیا ہے :

"میری امت میں کچھ لوگ ایسے آئینگے جو زنا اور ریشم اور شراب اور گانا بجانا حلال کرلینگے"

یہاں "الحر" سے مراد زنا ہے.

تو یہ حدیث ہر قسم کے موسیقی کے آلات کی حرمت پر دلالت کرتی ہے، اور ان آلات میں دف بھی شامل ہے.

اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ :

"دف حرام ہے، اور گانے بجانے والے آلات حرام ہیں، اور طبل یعنی ڈھول حرام ہے، اور بانسری حرام ہے"

سنن بیھقی (222/10).

لیکن کچھ ایسی احادیث وارد ہیں جو کچھ مواقع پر دف بجانے کی اباحت پر دلالت کرتی ہیں، جو درج ذیل ہیں :

عید کے موقع پر.

شادی بیاہ کے موقع پر.

اور سفر سے واپس آنے والے شخص کی آمد کے موقع پر.

اس کے دلائل یہ ہیں :

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ ان کے پاس آئے تو اس وقت دو لڑکیاں منی کے ایام میں دف بجا رہی تھیں، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کپڑا اوڑھ کر لیٹے ہوئے تھے، چنانچہ ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ نے ان دونوں لڑکیوں کو ڈانٹا اور منع کیا، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چہرہ سے کپڑا اتارا اور فرمانے لگے :

"اے ابو بکر انہیں کچھ نہ کہو یہ عید کے دن ہیں، اور یہ منی کے ایام ہیں"

صحیح بخاری حدیث نمبر (944) صحیح مسلم حدیث نمبر (892)

ب ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ میری شادی کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور تیری طرح ہی میرے بستر پر بیٹھ گئے، تو ہماری چھوٹی بچیوں نے دف بجانا شروع کر دی اور بدر کے موقع پر قتل ہونے والے میرے بزرگوں کا مرثیہ پڑھتے ہوئے ایک بچی کہنے لگی :

اور ہم میں وہ نبی ہے جو کل کی بات کا علم رکھتا ہے.

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے :

"یہ بات نہ کہو، بلکہ اس سے پہلے جو باتیں کہہ رہی تھی وہ کہتی رہو"

صحیح بخاری حدیث نمبر (4852).

ج بریدہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک معرکہ میں گئے اور جب واپس آئے تو ایک سیاہ رنگ کی بچی آکر کہنے لگی :

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں نے نذر مانی تھی کہ اگر آپ کو اللہ تعالی نے صحیح رکھا تو میں آپ کے سامنے دف بجاؤنگی اور اشعار گاؤنگی.

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا :

"اگر تم نے نذر مانی تھی تو پھر دف بجالو، وگرنہ نہیں"

تو وہ دف بجانے لگی، اور اسی اثناء میں ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ وہاں آ گئے اور وہ دف بجا رہی تھی، اور پھر علی رضی اللہ تعالی عنہ آ گئے تو وہ ابھی دف بجا رہی تھی، اور پھر عثمان رضی اللہ تعالی عنہ بھی آ گئے تو وہ دف بجاتی رہی، اور پھر عمر رضی اللہ تعالی عنہ داخل ہوئے تو اس نے دف اپنے سرین کے نیچے چھپا کر اس کے اوپر بیٹھ گئی.

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے :

"اے عمر بلاشبہ شیطان تجھ سے خوفزدہ رہتا اور ڈرتا ہے، میں بیٹھا ہوا تھا اور یہ بچی دف بجاتی رہی، اور ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ آئے تو یہ دف بجاتی رہی، اور پھر علی آئے تو بھی بجاتی رہی، اور پھر عثمان آئے تو بھی بجاتی رہی، اے عمر جب تم آئے تو اس نے دف رکھ دی"

سنن ترمذی حدیث نمبر (3690) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی حدیث نمبر (2913) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

تو یہ احادیث ان تین مواقع پر دف بجانے کے جواز پر دلالت کرتی ہیں، اور اس کے علاوہ کسی اور موقع پر دف بجانے کا حکم اپنے اصل یعنی حرمت پر ہی قائم رہے گا، اور بعض علماء کرام نے اس میں توسیع کرتے ہوئے بچے کی ولادت اور ختنہ کے موقع پر دف بجانا جائز قرار دیا ہے، اور کچھ اور علماء نے اس میں اور وسعت کرتے ہوئے کہا ہے کہ جو بھی کسی خوشی کا موقع ہو

اس میں دف بجانی جائز ہے، مثلا مریض کی شفایابی کے موقع وغیرہ پر.

دیکھیں : الموسوعۃ الفقھیۃ(169/38).

لیکن بہتر یہی ہے کہ اسی پر اقتصار کیا جائے جو نص یعنی احادیث میں آیا ہے، اس کے علاوہ کسی اور موقع پر دف نہ بجائی جائے.

واللہ تعالی اعلم.

دوم :

صحیح یہی ہے کہ صرف عورتیں ہی دف بجا سکتی ہیں، اور مردوں میں سے اگر کوئی شخص دف بجاتا ہے تو اس نے عورتوں کے ساتھ مشابہت کی، اور یہ کبیرہ گناہوں میں شامل ہوتا ہے.

شیخ الاسلام رحمہ اللہ کہتے ہیں :

دین اسلام میں جو چیز ضروری اور لازمی معلوم ہوتی ہے اس میں یہ شامل ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے کسی بھی صالح شخص اور امت کے عبادت گزار اور زاہد افراد کو اس بات کی اجازت نہیں دی کہ وہ جمع ہو کر تالیوں کی گونج میں یا پھر بانسری وغیرہ یا دف بجا کر کوئی اشعار اور نظم سنیں اور سنائیں.

اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی اجازت نہیں دی کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ اور کتاب اللہ الحکیم کو چھوڑ کر کسی اور طریقہ کی اتباع کریں، نہ تو باطن میں اور نہ ہی ظاہر میں، نہ کسی خاص شخص کو اور نہ ہی کسی عام شخص کو اس بات کی اجازت ہے.

لیکن شادی کے موقع پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ کھیل کود اور گانے کی اجازت دی ہے، جس طرح کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو شادی بیاہ کے موقع پر دف بجانے کی اجازت دی، لیکن مرد حضرات نہ تو دف بجا سکتے ہیں، اور نہ ہی تالیاں بجا سکتے ہیں، بلکہ صحیح حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"عورتوں کے لیے تالی بجانا، اور مرد کے لیے سبحان اللہ کہنا ہے"

اور ایک دوسری حدیث میں فرمان نبوی ہے :

"مردوں سے مشابہت کرنے والی عورتوں پر لعنت ہے، اور عورتوں سے مشابہت کرنے والے مردوں پر بھی لعنت ہے"

اور جب گانا اور دف اور تالی بجانا عورتوں کے کام میں شامل ہے تو مردوں میں سے ایسا کام کرنے والے شخص کو علماء کرام مخنث اور ہیجڑے اور گویوں (بھانڈ) کا نام دیتے تھے، اور علماء کرام کی کلام میں یہ چیز مشہور ہے.

دیکھیں : مجموع الفتاوی (11/565–566).

اور ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"قوی احادیث میں عورتوں کو اس کی اجازت ہے، اس لیے عورتوں سے مشابہت کی عمومی نہی اور ممانعت کی بنا پر ان کے ساتھ مردوں کو نہیں ملایا جا سکتا"

دیکھیں : فتح الباری (226/9).

اور شیخ عبد العزیز بن باز رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"دف بجانے کی اجازت صرف عورتوں کے لیے خاص ہے، لیکن مردوں کے لیے دف استعمال کرنی جائز نہیں، نہ تو مرد اسے شادی کے موقع پر استعمال کرسکتے ہیں، اور نہ ہی کسی اور موقع پر، بلکہ مردوں کے لیے تو اللہ تعالی نے لڑائی کے آلات کو سیکھنا مشروع کیا ہے، مثلا نشانہ بازی، اور گھڑسواری، اور دوڑ وغیرہ"

ماخوذ از : مجلۃ الجامعۃ الاسلامیۃ المدینۃ النبویۃ عدد نمبر (3) سال دوم محرم (1390ھ) صفحہ نمبر (185–186).

اور شیخ رحمہ اللہ کا یہ بھی کہنا ہے :

"رہا شادی کا مسئلہ تو اس میں دف کے ساتھ عام اشعار گانے مشروع ہیں جن میں حرام کی دعوت نہ ہو، اور نہ ہی کسی حرام کام کی مدح سرائی کی گئی ہو، اور پھر یہ رات کے حصہ میں صرف خاص کر عورتوں کے لیے ہو اس میں عورتیں ہی یہ اشعار پڑھیں، نکاح کے اعلان اور نکاح و سفاح وزنا میں فرق کرنے کے لیے، جیسا کہ صحیح احادیث میں اس کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثبوت ملتا ہے"

ماخوذ از : التبرج وخطرہ. (کتاب : بے پردگی اور اس کے خطرات).

واللہ اعلم.